فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ۔ منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۸ ظہور ۱۳۴۹ہش ۔ ۱۸ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۸۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل ایبٹ آباد سے یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کیلئے درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغرض علاج معہ بیگم صاحبہ انگلستان تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور بخیریت واپس لائے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر توکّل کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے

یاس کو ہرگز پاس نہ آنے دو کیونکہ یاس تو کفّار کی صفت ہے

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے، صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔

انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ توکّل کو کبھی ہاتھ سے نہ دے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بدر کے موقع پر سخت اضطراب ہوا تھا۔ چنانچہ عرض کرتے تھے یا رب ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابداً۔ مگر آپؐ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکّل کو آپؐ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفّار کی صفت ہے انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دُور کر دیتا ہے بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۱-۱۷۲)

(۲) "یہ تصرّفاتِ الٰہی ہیں جو انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ جب وقت آجاتا ہے تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے۔ سب دل خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے تصرّف کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے۔ اُس کے اِذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہیں نکل سکتی۔ خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہوں ناامید ہونے والا بُت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷، ۳۸)

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم اگست بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت خواجہ جمیل احمد صاحب مرحوم (آف نیروبی) کے نکاح کا اعلان عزیز نثار احمد صاحب بٹ حال لندن پسر بھائی فضل ربی صاحب بٹ مقیم نیروبی سے ۸۵۰ پونڈ مہر پر فرمایا۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر عزیزہ سلیمہ ثریا بنت اخویم مکرم نذیر احمد صاحب ڈار حال لندن کے نکاح کا اعلان مکرم حامد اقبال صاحب (سیرالیون) پسر مکرم چوہدری عبدالرؤوف صاحب آف سیالکوٹ سے سات ہزار روپے مہر پر فرمایا۔

احباب ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

• مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب انجینئر بذریعہ ہوائی جہاز مختلف بیرونی ممالک کے دورے پر جا رہے ہیں احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کو صدارتی تمغہ اور انعام

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ حکومت پاکستان نے ۱۴ اگست کو یوم استقلال کی تقریب پر محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی لاہور کو اردو ادب کی اعلیٰ اور قابلِ قدر خدمات کی بناء پر صدارتی تمغہ دیا ہے جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ نقد کا انعام بھی شامل ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور انہیں ملک و ملت کی مزید اعلیٰ خدمات کرنے کی توفیق بخشے۔

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ ظہور ۱۳۴۹ ہش

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

جو لوگ دین میں کسی قسم کے جبر کے قائل ہیں وہ سراسر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف کرتے ہیں۔ جبر صرف یہی نہیں ہے کہ جان سے مار دینے یا مال چھین لینے کی دھمکی دی جائے بلکہ ایسا قانون جس کا منشاء یہ ہو کہ انسان کی آزادیٔ ضمیر پر دباؤ ڈال کر اس کو اسلام قبول کرنے یا اسلام پر قائم رکھنے کی کوشش کی جائے یقیناً سراسر غیر اسلامی فعل ہے اور جو شخص ایسی چیز کو روا رکھتا ہے وہ ہرگز اس اسلام کا پیرو نہیں کہلا سکتا جس کی رہنمائی قرآن کریم کرتا ہے۔ ایسا قانون ہرگز اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق نہیں ہو سکتا جس میں انسان قانونی طور پر یا معاشرہ کے دباؤ سے کسی انسان کو دین پر قائم رکھنا چاہے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم کو ہدیٰ یا "ذکر" یعنی نصیحت کا نام دیا ہے وہ اس کی تردید کرتا ہے کہ کوئی حکومت یا کوئی سوسائٹی کسی پر اسلام ٹھونسنے کی کوشش کرے خواہ مادی دباؤ سے یا کسی اور دباؤ سے ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی منشاء کے بالکل منافی ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے کفار کے لئے سزا رکھی ہے لیکن ایسی سزا اس دنیا میں کوئی کسی کو نہیں دے سکتا۔ کفر کی سزا اللہ تعالیٰ ہی روزِ حساب یعنی یوم الدین کو دے گا لیکن افسوس ہے کہ اسلام کے اس بنیادی اصول کے خلاف بعض لوگوں نے اس دنیا میں بھی ایسی سزا جائز قرار دے رکھی ہے جو اسلام کے سراسر منافی ہے۔ یہاں تک کہ صاف صاف لفظوں میں اپنی طرف سے ایسے معنی ڈال لیتے ہیں کہ جو نہ صرف ان لفظوں سے نہیں نکل سکتے بلکہ قرآن کریم کے اصولوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمایا ہے:-

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ

یعنی دین میں کسی قسم کا جبر نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے ممیز کر دی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان الفاظ کے یہ معنی ہیں کہ دین کو اختیار کرنا ہر انسان پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ جانچ پڑتال کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے مگر ایک شخص موجودہ زمانہ میں جو عقل کا زمانہ کہلاتا ہے اس کے یہ معنی کر ڈالے ہیں کہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے تو جبر نہیں مگر جو ایک بار داخل ہو جائے وہ موت کے بغیر اس سے نکل نہیں سکتا۔ سبحان اللہ۔ کوئی پوچھے دین میں جبر کے اور کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ ایسے ہی لال بجھکڑ ہیں جنہوں نے دشمنانِ اسلام کے اس اعتراض کو تقویت پہنچائی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ظاہر ہے کہ دشمنانِ اسلام ایسے نام نہاد مسلمان عالمِ دین کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے اور اسلام کے مٹانے کے لئے اپنی کوششیں تیز تر کر دیں گے کیونکہ اسلام ہی نے آج انسان کی ذہنیت کو یہ جلا بخشی ہے کہ

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

یعنی دین میں کوئی جبر برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ حیرت ناک ہے کہ اسلام جس نے دنیا کو لا اکراہ فی الدین کا سبق دیا ہے وہی آج دوسروں کی نظروں میں جابر کہلاتا ہے۔ اسلام میں اس زمانہ میں جتنے اعتراضات غیر کرتے ہیں ان میں سے پچاس فیصد جبر کے گرد گھومتے ہیں اور یہاں تک*

حدیث الرسول

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَۃِ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَکَانَ اِذَا رَکَعَ لَمْ یَرْفَعْ رَأْسَہٗ وَلَمْ یُصَوِّبْہُ۔ وَلٰکِنْ بَیْنَ ذٰلِکَ۔ وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَائِمًا۔ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا۔ وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ التَّحِیَّۃَ وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی وَکَانَ یَنْہٰی عَنْ عُقْبَۃِ الشَّیْطَانِ وَکَانَ یَنْہٰی اَنْ یَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَیْہِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّسْلِیْمِ۔ (مسند احمد ص ۳۱ ج ۶)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے۔ جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اُوپر اٹھا کر رکھتے نہ نیچے جھکاتے بلکہ پیٹھ کے برابر اور ہموار رکھتے اور جب رکوع سے اُٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو پوری طرح بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کرتے اور اور ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد کے لئے بیٹھتے اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں بچھا دیتے اور اس طرح بیٹھ کر تشہد پڑھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے یعنے ایڑیوں کے بل بیٹھنے سے منع فرماتے اور سجدہ میں بازو بچھانے سے منع فرماتے جس طرح کہ درندہ اپنے بازو بچھا کر بیٹھتا ہے۔ آخر میں آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کرتے۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں فوری طور پر ایک سائنس ماسٹر کی ضرورت ہے جو ہائی کلاسز کو ریاضی اور سائنس کے مضامین پڑھا سکے۔ گریڈ تنخواہ صدر انجمن کے مقرر کردہ گریڈ کے مطابق ہوگا۔ درخواست تصدیق کے ساتھ خاکسار کو ارسال کریں۔

(ہیڈ ماسٹر)

* کہا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں کمزور حیثیت رکھتے تھے تو آپ نے بردباری اور درگزر کا طریقہ اختیار کئے رکھا مگر مدینہ میں ہجرت کے بعد جارحانہ اور جابرانہ طریق اختیار کر لیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں ایک چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی پیش نہیں کیا جا سکتا کہ آپ نے دین میں جبر کا استعمال کیا ہو۔

(باقی)

قسط ۴

قرآنی پیشگوئیاں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک دائمی ثبوت

(از مکرم انعام الحق صاحب کوثر جامعہ احمدیہ ربوہ)

آج اگر سورج پر خاک ڈال کر اُسے دنیا کی آنکھ سے چھپایا جا سکتا ہے تو ممکن ہے کہ یہ امر بھی پوشیدہ رہ سکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام دشمن آپ کی آنکھوں کے سامنے ہلاک و تباہ ہوئے، ان کا نام و نشان تک صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔ لیکن نہ سورج چھپایا جا سکتا ہے اور نہ اس حق سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے اللہ تعالیٰ نے خوب حساب لیا۔ دشمنانِ اسلام کی ہلاکت کی پیشگوئیاں آغازِ اسلام اور آغازِ مخالفت میں کی گئی تھیں۔ اور یہی چیز ثابت کرتی ہے کہ قرآن کریم انسانی کلام نہیں کیونکہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ زبور سے حضرت داؤد علیہ السلام کی عبارت "اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نقل کروائی تھی تو ہم اس سے پوچھیں گے کہ کیا ان حالات کا پیدا کرنا اور واقعات کے وقوع سے کئی سال قبل ان کا پیشگوئی کے رنگ میں بیان کر دینا بھی آپ کی طاقت اور مقدرت میں تھا۔

پھر کیا "وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ" کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی؟ کیا یہ بھی آپ کی مقدرت میں تھا۔ آپ نے کفار کو چیلنج دیا تھا کہ:۔

قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ○ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ○

(الاعراف آیات ۱۹۶-۱۹۷)

تُو ان سے کہدے کہ اپنے سب شرکاء کو بلا لو۔ پھر سب مل کر میرے خلاف منصوبہ کرو اور مجھے کوئی ڈھیل نہ دو۔ میرا دوست یقیناً وہ خدا ہے جس نے یہ کامل کتاب اُتاری ہے اور وہ نیکوں کا ہی ساتھ دیتا ہے۔ (کامل کتاب کے اُتارنے والے کو ولی اور دوست کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کچھ نہ کر سکے تو یہ اس کتاب کا ایک نشان ہوگا)

اور جس وقت یہ پیشگوئی "وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ" کی گئی تھی دشمن آپ کے خون کے پیاسے تھے جنگوں میں بھی آپ کا وجود ہی نشانہ مخاص ہوتا تھا۔ تا آپ کے ساتھ ہی اسلام کا بھی خاتمہ ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کئی گھمسان کی لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ جنگ اُحد میں آپ کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور آپ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ یہی نہیں بلکہ کئی ایک مقامات پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی مثلاً چکی کے پاٹ کے نیچے آپ کو کچل ڈالنے کا منصوبہ بنایا گیا، زہر دینے کی کوشش کی گئی۔ ابوسفیان نے ایک شخص کو خفیہ طور پر آپ کے قتل کے لئے بھیجا۔ فتح مکہ کے دن بھی آپ کو قتل کرنے کی تدبیر کی گئی۔ حضرت عمرؓ جب ابھی ایمان نہیں لائے تھے آپ کے قتل کے ارادہ سے نکلے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے اس ارادہ سے کس طرح باز رکھا، کیا یہ معجزہ نہیں؟

اس قسم کی سینکڑوں پیشگوئیاں بلکہ ہزاروں ہیں جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ ان کا علیحدہ علیحدہ ذکر اس مختصر سے مقالہ میں ناممکن ہے اسلئے اختصار سے بعض پیشگوئیاں بیان کر دی گئیں۔

ایک پیشگوئی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی پوری ہوئی لیکن منکرینِ قرآن عام طور پر اس پیشگوئی پر یہ خیال کرتے ہوئے اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں یہی ایک پیشگوئی ہے یعنی "الٓمّٓ ○ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ... الخ ھو العزیز الرحیم" انہوں نے اس پیشگوئی کو مٹانے اور غلط ثابت کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا اور یہ خیال کیا کہ اسلام اس ایک ہی ستون پر قائم ہے۔ اگر ہم اسے گرانے میں کامیاب ہو گئے تو اسلام کی عمارت گر جائے گی۔ اسلئے بعض نے یہ کہہ دیا کہ یہ پیشگوئی ہی پوری نہیں ہوئی اور بعض نے کہا کہ حالات کو سازگار پا کر پیشگوئی کی گئی ہے اسلئے اس پیشگوئی کا مفصل ذکر میرے نزدیک خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

پیشگوئی کا اصل وقت

اس پیشگوئی کو پرکھنے کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی کے اصل وقت اور اس وقت کے صحیح صحیح حالات کا پتہ لگایا جائے۔ تا معلوم ہو سکے کہ آیا پیشگوئی حالات کو سازگار پا کر کی گئی تھی یا بظاہر حالات ایسے نہ تھے جو پیشگوئی میں بیان کئے گئے تھے اور کیا یہ پیشگوئی پوری بھی ہوئی یا نہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حالات ناموافق تھے لیکن پھر بھی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی تو ایک انصاف پسند شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کا اقرار کرے کہ ہاں قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے کیونکہ ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

اس پیشگوئی کا اعلان اس وقت ہوا جبکہ رومیوں کو کنعان میں ایرانیوں کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ یعنی ۶۱۵ء میں جبکہ ایرانیوں نے ملکِ فلسطین کو فتح کیا اور یہ تقریباً ہجرت سے ۶ سال قبل کی بات ہے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ ہجرت سے قبل کفارِ مکہ اس جدید دین کی جولانات اور عُزّیٰ کی پرستش سے منع کرتا اور توحید کا سبق سکھلاتا تھا کس قدر مخالفت کر رہے تھے وہ ان چند گنتی کے نومسلموں کو اذیتوں پر اذیتیں دے رہے تھے۔ اسی طرح ایک اور قوم بھی تھی جو ایرانیوں کے ہاتھوں سخت روندی جا رہی تھی۔ گویا کہ اُس وقت دنیا میں دو قومیں تھیں جو ظالموں کے ہاتھوں ظلم کا نشانہ بن رہی تھیں یعنی رومی اور مسلمان۔

الغرض جب ایرانیوں نے جو آتش پرست تھے رومیوں پر جو اہل کتاب کہلاتے تھے غلبہ حاصل کر لیا تو قریش نے بطور تفاؤل یہ نتیجہ نکالا کہ جیسے ایرانیوں نے جو بُت پرست ہیں رومیوں پر جو اہل کتاب ہیں غلبہ حاصل کر لیا ہے ویسے ہی ہم بھی جو کئی خداؤں کے پرستار ہیں مکہ کے اہل کتاب یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی جماعت پر غالب آجائیں گے۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے انہیں کہا کہ اے کفارِ مکہ خوش مت ہو کیونکہ

الٓمّٓ ○ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ○ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○ وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

(الروم آیت ۱ تا ۷)

الٓمّٓ (میں اللہ خوب جانتا ہوں کہ) رومی لوگ قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے ہیں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد چند سالوں میں دوبارہ غالب آجائیں گے۔ اس واقعہ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی حکومت ہوگی اور بعد میں بھی۔ اس دن مومن اللہ کی مدد سے بہت خوش ہوں گے۔ اللہ جسے پسند کرتا ہے اسکی مدد کرتا ہے اور وہ غالب اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے وعدہ کو خوب یاد رکھو۔ اللہ اپنے وعدوں کو جھوٹا نہیں کرتا مگر اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں

ان آیات میں بتلایا کہ ایرانی اگرچہ اس وقت زبردست ہیں اور رومی زیر دست ہیں مگر اس پیشگوئی کے اعلان کو ابھی دس سال بھی گزرنے نہیں پائیں گے کہ زیر دست زبردست ہو جائیں گے اور زبردست مغلوب و مقہور ہوں گے۔ فرمایا کہ اس کے ساتھ ہم تمہیں ایک اور خبر بھی سناتے ہیں وہ یہ کہ اہل اسلام اگرچہ اس وقت تمہاری نظر میں اہل روم کی طرح حقیر اور ذلیل ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نہ صرف رومیوں کو فتح عطا کریگا بلکہ ان ضعیف مسلمانوں کو بھی ان ستمگر قریش

پر غلبہ عطا کرے گا اور اس میں صرف دس سال کا عرصہ ہی لگے گا کیونکہ لفظ "بضع" ایسے عدد کو ظاہر کرتا ہے جو تین سے کم نہ ہو اور دس سے زیادہ نہ ہو۔ چنانچہ "لسان العرب" میں لکھا ہے:۔

"البضع والبَضع بالفتح والکسر ما بین الثلاث والعشر"

گویا کہ ان آیات میں چار پیشگوئیاں کی گئی تھیں:۔

اوّل۔ رومی ایرانیوں پر غالب آویں گے۔
دوم۔ غلبہ تین سال سے لیکر دس سال کے اندر ہوگا۔
سوم۔ مسلمان بھی اپنے ظالم دشمن پر غالب آویں گے۔
چہارم۔ اہل اسلام کا غلبہ بھی دس سال کے اندر اندر ہوگا۔

پیشگوئی کے وقت ظاہری حالات

پیشگوئی کا ہم نے مطالعہ کر لیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پیشگوئی کے وقت بظاہر حالات کیسے تھے؟ حالات سازگار تھے یا ناموافق اور بعید از قیاس؟

جب ہم آج سے چودہ سو سال قبل کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی اس وقت ایرانی رومیوں کی اینٹ سے اینٹ بجا رہے تھے۔ انہوں نے تمام فلسطین پر قبضہ کر لیا تھا اور ہنوز فتوحات کا سلسلہ جاری تھا۔ خود ہرقل لاچاری اور مایوسی کے ساتھ اپنے پایۂ تخت کو چھوڑ کر افریقہ کے کسی دُور دراز علاقہ کی طرف بھاگ جانا چاہتا تھا اور حالات قطعاً ایسے نظر نہ آتے تھے کہ رومی کبھی ایرانیوں پر غالب بھی آسکتے ہیں۔ چنانچہ ایک عیسائی مؤرخ لکھتا ہے کہ:۔

"ایرانیوں کو نقصان پہنچانا تو کجا اُس وقت اتنی بھی امید نہ تھی کہ اہلِ روم اپنے ہی نقصان کی کچھ تلافی کر سکیں۔"

مشہور مؤرخ "گبن" لکھتا ہے:۔

"جب یہ پیشگوئی شائع کی گئی اُس وقت ایسی حالت ایسی حالت تھی کہ پیشگوئی کا پورا ہونا اُس سے زیادہ بعید نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ ہرقل شاہِ روم کے عہدِ حکومت کے پہلے بارہ سال (۶۱۰ء تا ۶۲۲ء) سلطنت کے لئے سخت تباہی کے سال تھے جن سے ظاہر ہو رہا تھا کہ عنقریب یہ سلطنت بالکل تباہ ہو جائے گی۔"

لہٰذا یہ اعتراض بالکل غلط ہے کہ آپ نے حالات کو سازگار پا کر ایسی پیشگوئی کر دی کیونکہ اگر کسی نے حالات کو دیکھ کر اپنی طرف سے پیشگوئی کرنی ہوتی تو قطعاً یہ نہ کہتا کہ رومی غالب آویں گے۔ بلکہ ایرانیوں کے غلبہ کی پیشگوئی کرتا۔ ایرانی افواج کا روز بروز آگے بڑھنا اور ہرقل کی مایوسی، کیا سازگار حالات کی یہی نشانیاں ہوتی ہیں؟ یہی نہیں بلکہ ہرقل کسریٰ کے حضور معافی اور صلح کے لئے اپنے قاصد روانہ کرتا ہے لیکن کسریٰ فخر کے ساتھ یہ جواب دیتا ہے کہ "میں رومیوں کے بادشاہ کو امن نہیں دونگا جب تک وہ آفتاب کی پرستش اختیار نہ کرے۔" ادھر ہرقل کے قبضہ میں صرف چند صوبے رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے بھی قسطنطنیہ جو اس وقت دارالحکومت تھا سخت قحط اور وبا کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان تمام ناموافق حالات کے پیشِ نظر خود شاہِ روم پناہ کے لئے کسی محفوظ مقام کی تلاش میں ہے کہ یہ پیشگوئی کی جاتی ہے کہ رومی غالب آئیں گے۔

یہ قرآنی پیشگوئی حرف بحرف اس طرح پوری ہوئی کہ وہ بزدل ہرقل جو کارتھیج کے دُور دراز علاقہ کی طرف بھاگنے کا ارادہ کر رہا تھا شہر کے معززین اس کو اس بزدلانہ ارادہ سے روکتے ہیں اور اُس سے یہ عہد لیتے ہیں کہ وہ انہیں چھوڑ کر نہیں جائے گا۔ خدا تعالیٰ بمطابق اپنے قول "ینصر من یشاء" اُس بزدل میں ایک نڈر اور جوانمرد کی روح پھونک دیتا ہے اور وہ مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے یہ سب کچھ اسلئے ہوا تا خدا تعالیٰ کی بات پوری ہو۔ لیکن ابھی اس کے سامنے چند ایک اور مسائل تھے۔ مثلاً جنگ کیلئے رقم، ہمسایہ قوم سے جنگ کا خطرہ، تجربہ کار سپاہ کا فقدان۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ فراست سے اس نے ایک کثیر رقم مسیحی پادریوں سے گرجا کے خزانوں میں سے بطور قرض حاصل کی اور بہت سا روپیہ دے کر ہمسایہ قوم سے صلح کر لی۔ اس کے بعد اس نے "سی لیسیا" کے پہاڑوں میں اپنی ناتجربہ کار سپاہ کو قواعدِ جنگ سے آگاہ کرنا شروع کر دیا لیکن جلد ہی ایرانیوں کو اس کا علم ہو گیا اور انہوں نے ہرقل کی فوج کا محاصرہ کر لیا۔ ہرقل نے چال چلی اور کوہ خورس کے دروں میں سے اُن کے پیچھے نکل آیا اور اُن پر حملہ کر دیا۔ ایرانیوں کو شکست فاش ہوئی۔ یہ شکست ۶۲۳ء یعنی پیشگوئی کے تقریباً سات آٹھ سال بعد ہوئی۔ اس کے بعد ہرقل نے ایرانیوں کو جا بجا شکست دینی شروع کر دی جس سے کسریٰ نے خود اپنی سلطنت کے بارہ میں خطرہ محسوس کرتے ہوئے اپنی تین عظیم افواج کو ہرقل کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ جنہوں نے آتے ہی ہرقل کی فوج کا محاصرہ کر لیا مگر ہرقل نے ان تینوں فوجوں کو پسپا کر دیا اور وہ "میڈیا" اور "اسیریا" کے شہروں کی طرف بھاگ گئیں۔ ہرقل نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور اچانک رات کے وقت ان شہروں پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ پچاس ہزار جنگی قیدی اُس کے ہاتھ لگے اور تمام جرنیل یا ہلاک ہو گئے یا قید ہو گئے۔

بدر کی لڑائی سے پہلے مسلمانوں کی حالت بھی نہایت کمزور تھی۔ اور حالات ایسے نظر نہ آتے تھے کہ مسلمان فتح پاویں۔ بھلا ایک ہزار مسلح لشکر سے تین سو تیرہ بے سروسامان انسانوں کا کیا مقابلہ! لیکن ایک ہزار کا لشکر شکست کھا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی بات پوری ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے کام بھی عجیب ہوتے ہیں اُس نے یہ وعدہ کیا تھا کہ دونوں قوموں کے غلبہ کا وقت ایک ہی ہوگا۔ چنانچہ یہ فتح مسلمانوں کو جنوری ۶۲۴ء میں حاصل ہوتی ہے اور عین جنگ سے واپسی کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رومیوں کے غلبہ کی اطلاع ملتی ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مومن بہت خوش ہوتے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی پورا ہو جاتا ہے:۔

"وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ"

اس کے بعد ۶۲۷ء میں بمقام "نینوہ" ہرقل کسریٰ پر ایک اور عظیم الشان فتح حاصل کرتا ہے اور کسریٰ اپنا پایۂ تخت چھوڑ کر فرار ہو جاتا ہے۔ پھر دوسرے سال کی ابتداء میں ہی خود شاہِ ایران کا بیٹا "شیرویہ" اپنے باپ کو قتل کر دیتا ہے اور تخت پر بیٹھتے ہی ہرقل سے صلح کر لیتا ہے۔

دراصل یہ خدا تعالیٰ کا ہی ہاتھ تھا جس نے ہرقل جیسے بزدل کو پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے اٹھایا اور اس سے وہ کام لیا جو اس کی طاقت سے بالاتر تھا۔ کیونکہ جب مسلمانوں نے وہی علاقے جن کو اس نے کسریٰ سے چھینا تھا فتح کرنے شروع کر دیئے تو وہی بہادر پھر اپنی پہلی حالت پر آ گیا اور ایک عورت کی طرح آنسو بہاتا رہا۔ اور دارالسلطنت میں جا کر بیٹھا رہا۔ اس کا ان علاقوں کو بچانے کے لئے کوئی سعی نہ کرنا بلکہ غفلت کی نیند سویا رہنا اور ایک خانہ بدوش قوم سے پے در پے شکست کھانا اور پھر اُسی ذلت کے گڑھے میں گر جانا جس میں وہ ایک مرتبہ پہلے گرا تھا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ تا دنیا پر ظاہر ہو کہ ہرقل کی درمیانی فتوحات اس کی کسی ذاتی بہادری کا نتیجہ نہیں تھیں بلکہ صرف نصرتِ الٰہی کا پھل تھیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں فرما دیا تھا "ینصرُ مَن یشاء وھو العزیز الرحیم" اور اپنی دونوں صفتیں عزیز اور رحیم مظلوم گروہوں کو غلبہ عطا کرتے اور ان کی مدد فرماتے ہوئے دنیا پر ظاہر کیں۔

خود دشمنانِ اسلام نے بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعتراف کیا ہے چنانچہ سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" میں صفحہ ۱۱۹ پر لکھتا ہے:۔

"نتیجہ نے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا۔"

اسی طرح مشہور مؤرخ بولین ویلیرس اپنی کتاب "وائی ڈی محمدؐ" میں صفحہ ۳۲۹ اور صفحہ ۳۴۴ پر اس بات کا بڑے زور سے اعتراف کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی اپنی مقررہ میعاد میں پوری ہو گئی۔ (باقی)

فرمان خداوندی

فضول خرچی

یٰبنی اٰدم ۔۔۔۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا انّہ لا یحبّ المسرفین ۝ (الاعراف)

اے بنی آدم ۔۔۔۔ کھاؤ اور پیو مگر فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اسراف کرنے والوں کو خدا پسند نہیں کرتا۔

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

صدقہ خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں! (ناظر بیت المال آمد)

حضرت بھائی محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ

منیر احمد صاحب سپیل ابن چوہدری محمد دین صاحب انور ایم اے سرگودھا

میرے پیارے نانا جان ۲۹ جون ۱۹۷۰ء کو ہمیں سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ ان مبارک وجودوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی کے کئی سال برگزیدہ مہدیٔ موعود کی صحبت میں گذارے تھے۔ آپ کا یوم پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۷ء ہے۔ آپ ۱۹۰۹ء میں اپنے وطن ڈنگہ ضلع گجرات سے قادیان تشریف لا کر بیعت سے سرفراز ہوئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد پہلے آپ نور ہسپتال قادیان میں کام کرتے رہے۔ اس کے بعد ذاتی مطب کھولا جو آپ کی خوش خلقی اور خدا داد صلاحیت کی وجہ سے مرجع خلائق ہو گیا۔ ہجرت کے بعد آپ نے اپنے فرزند محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کے ساتھ سرگودھا میں پریکٹس شروع کی۔ خدا تعالیٰ نے ہاتھ میں شفا بھی بہت رکھی تھی

آپ کی سب سے بڑی خوبی بچوں اور بڑوں سے شفقت اور پیار تھی بسا اوقات ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ ایک فرشتہ ہیں ہر وقت ہنستا مسکراتا چہرہ جو اپنوں اور غیروں کا دل موہ لیتا۔ خاندان بھر کے بچے تو ایک طرف ہر بچہ آپ سے حد درجہ انس رکھتا تھا۔ نہایت احسن طریق سے بچوں کو نیکی کی باتیں بتاتے اور اچھے کاموں کی طرف مائل کرتے تھے۔ آپ کے گھر کے اندر احمدیہ مسجد بھی ہے جہاں اردگرد کے احمدی احباب نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ آپ کی شفقت کا اثر ہوتا تھا کہ نمازیوں میں ایک نمایاں تعداد بچوں کی ہوتی تھی مجھے ایک بھی موقع ایسا یاد نہیں پڑتا کہ میں آپ کو ملنے کے لئے حاضر ہوا اور آپ نے الماری میں سے کوئی نہ کوئی چیز نکال کر کھانے کے لئے نہ دی ہو۔ جب کبھی ہمارے گھر تشریف لاتے کبھی خالی ہاتھ نہ ہوتے

آپ ہر وقت ذکر الٰہی کرتے رہتے اٹھتے بیٹھتے ہمیشہ آپ کوئی نہ کوئی دعا پڑھ رہے ہوتے۔ ہزاروں دعائیں زبانی یاد تھیں اور کوئی ایسی نہ تھی جس کو التزام کے ساتھ دہراتے نہ ہوں۔ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ رمضان المبارک کے اندر کم از کم سات مرتبہ قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ قرآن مجید سے آپ کی محبت کا اندازہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ نے نہایت شوق سے محترم ماموں جان ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کو قرآن مجید حفظ کروایا۔ ماموں فرمایا کرتے ہیں کہ جب کبھی مجھے اس نعمت کا خیال آتا ہے۔ جس سے ابا جان نے مجھے متمتع فرمایا۔ تو دل سے بے اختیار ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں

نماز کی پابندی اور سلسلہ کے کاموں کا غایت درجہ خیال ہوتا تھا۔ ہر نماز کے موقع پر مسجد میں آتے۔ وضو کا پانی دیکھتے۔ اذان دیتے۔ اس کے علاوہ احباب جماعت کو بھی توجہ دلاتے رہتے۔ اور کون تھا جس پر آپ کی دلنشیں نصیحت کا اثر نہ ہوتا۔ آپ کے تو لوگ معتقد ہوتے تھے۔ بعض احمدی احباب چندوں میں کمزور تھے آپ ان کے پاس جاتے تو کبھی بہانہ نہ سنتے آپ کی زبان سے لفظ نکلتا اور وہ تعمیل کرتے ہر جمعہ میں سب سے اگلی صف میں ہوتے اور عیدین کے موقع پر سب سے قبل عیدگاہ پہنچتے اور عید فنڈ وصول کرتے ہوئے نظر آتے۔ جب تک صحت رہی نماز تہجد کا حد سے زیادہ التزام رہا۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں باقاعدگی سے مسجد مبارک میں نماز تہجد ادا فرماتے تھے۔

آپ میں مہمان نوازی کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ قادیان میں آپ کا کشادہ مکان جلسہ سالانہ کے ایام میں مہمانوں سے پر ہوتا تھا جو انتہا سے زیادہ ان کے آرام کا خیال ہوتا تھا ان کی خاطر مدارات بھی بہت کرتے تھے جلسہ سالانہ کے ایام میں آپ جس جگہ ڈیوٹی کے انچارج ہوتے ہوئے سب کارکنوں کی خواہش ہوتی تھی کہ آپ کے ساتھ کام کریں اسکی وجہ آپ کی شگفتہ طبیعت تھی جو ماتحتوں کا خیال رکھتی تھی۔ غرباء کی امداد تو گویا آپ کی غذا تھی اور پھر یہ مدد ایسے رنگ میں ہوتی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی۔ بہت سے طالب علموں کی کفالت کی۔ کئی بیواؤں کی خبر گیری کی اور کئی مساکین کا سہارا بنے۔ آپ کو تبلیغ کا جنون کی حد تک لگاؤ تھا۔ قادیان میں تھے تو حضور کی تحریکات پر سب کام چھوڑ کر ہفتوں تبلیغ کے لئے نکل جاتے۔ حقیقت میں آپ کے پاس سب سے بڑا ہتھیار آپ کا نیک نمونہ تھے۔ جس سے ہر شخص اثر لئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ بہت سے ہندو اور سکھ آپ کے معتقد تھے ہجرت کے بعد سرگودھا میں بھی عقیدت بھرے خطوط آتے رہتے تھے آپ کی وفات کے ایک دو روز بعد ہندوستان سے کسی ہندو کا خط آیا کہ میری زندگی کی سب سے زیادہ بڑی خواہش یہ ہے کہ آپ کا دیدار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کرے آپ پر اور آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہمیں آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

محترم (ڈاکٹر) محمد معظم خاں صاحب بلوچ مرحوم

(از انیس احمد خان لاہور)

مورخہ ۴ جولائی ۱۹۷۰ء کی رات کو خاکسار کے عزیز برادرم ڈاکٹر معظم بلوچ کو دشمن نے پستول سے شہید کر دیا تھا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۳۰ سال کے لگ بھگ تھی۔ آپ نے ۱۶ سال کی عمر میں بیعت کی تھی۔ آخری وقت تک نہایت مضبوطی اور ثابت قدمی سے احمدیت پر قائم رہے۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور نہایت مخلص تھے لاہور میں کاروبار کرتے تھے۔ احمد میڈیکو کے نام سے آپ کی دکان مشہور تھی۔

احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے آپ کی مخالفت بھی ہوئی اور پریشان کرنے کی کوششیں بھی کی گئیں۔ لیکن خدا تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے آپ پر سکون رہے اور بڑے صبر سے مخالفت کو برداشت کیا۔ آپ ہر کسی کے کام آتے تھے۔ آپ میں صلہ رحمی کا جذبہ بھرا ہوا تھا۔ اپنے تقویٰ و طہارت بے نفسی اور خدمت خلق کے جذبہ کی وجہ سے بڑے ہر دل عزیز تھے۔ تقویٰ شعار۔ دعاگو۔ شفیق اور متواضع تھے جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ جاتے تو بزرگان سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور دعا کی درخواست کرتے۔

چھوٹی عمر میں آپ بائیں بازو سے محروم ہو گئے لیکن اپنے کام خود ہمت اور محنت سے سرانجام دیا کرتے تھے۔ مریضوں کو ایک ہاتھ سے ہی ٹیکا لگا لیا کرتے تھے۔

مرحوم کی شادی ستمبر ۷۰ء میں ہونی قرار پائی تھی۔ لیکن افسوس کہ منشاء الٰہی کے مطابق آپ یہ خوشی بھی نہ دیکھ سکے۔

مرحوم کی ایک اور خوبی جو دین سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لئے قابل تقلید ہے وہ یہ ہے کہ آپ سادہ اور سادگی پسند تھے۔ آپ صاف اور ستھرے کپڑے ضرور پہنا کرتے تھے لیکن پر تکلف اور قیمتی لباس کبھی استعمال نہیں کرتے تھے آپ جماعتی چندے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

غریبوں کا حال پوچھتے اور ان کے حقوق کا خیال رکھتے تھے کوئی غریب دیکھتے ہیں ملتا تو اس کو نقد پیسے دیتے مرحوم کی وفات پر اکثر واقف اور غیر واقف احباب نے کہا کہ ایسا شریف النفس انسان ہم نے کم ہی دیکھا ہے۔ نماز جنازہ میں ایک بڑی تعداد میں . . . . . غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے آپ کو جی ٹی روڈ نزد انجینئرنگ یونیورسٹی قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے ان کے درجات بلند کرے۔ مرحوم کی والدہ اور دیگر عزیزوں کو صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے توفیق عطا کرے (آمین)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری ممانی جان کو کمر میں ریڈھ کی ہڈی پر تکلیف ہے۔ جس پر پلستر کیا گیا ہے جو کم از کم تین ماہ تک رہے گا اور دیگر علاج بھی جاری ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

نیز میرے بھائی عزیزم مسعود محمود کو ٹائیفائیڈ بخار سے جو کہ ۱۱/۱۲ روز کے بعد اترا تھا ۵/۶ روز کے بعد پھر بخار ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب کرام کاملہ صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں

(ناصرہ پروین ربوہ)

ہمارے صناع اور مزدور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-
"مستریوں۔ لوہاروں اور مزدوروں وغیرہ کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وہ ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) میں دیدیا کریں"۔

ہمارے کاریگر حضرات (لوہار۔ بڑھئی۔ معمار۔ درزی۔ صراف۔ زرگر بوٹ میکر۔ حجام۔ گھڑیاں ساز۔ قلعی گر۔ مس گر۔ بافندے وغیرہ) اور مزدور حضرات اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا بابرکت ارشاد کی تعمیل کر کے اللہ تعالےٰ سے ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

اطفال الاحمدیہ کے کام کی ماہوار رپورٹ مطبوعہ فارم پر آنی ضروری ہے یہ رپورٹ فارم مرکز سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ قائدین مجالس اس بات کا اہتمام فرمائیں۔ کہ ہر ماہ شعبہ اطفال کی رپورٹ مقررہ فارم پر بروقت مرکز میں بھجوا دی جایا کرے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ کے ضمنی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال ہلال اطفال قمر اطفال اور بدر اطفال) امسال ۲۹ مئی کو منعقد ہوئے تھے۔ لیکن بہت سے اطفال ان میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان اطفال کی سہولت کے لئے اب اطفال کے ضمنی امتحان منعقد ہونگے جن کی تاریخ ۴ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ جو اطفال پہلے امتحان میں شامل نہیں ہو سکے وہ اس ضمنی امتحان میں ضرور شامل ہوں اور ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ قائدین مجالس اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس سے گذارش

ماہ ظہور (اگست) شروع ہو گیا ہے۔ ہر مجلس کے ضروری ہے کہ وہ اپنی رپورٹ کارگذاری بابت ماہ جولائی جلد سے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

نیز بعض مجالس نے ابھی ماہ مئی اور جون کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں۔ وہ جلد از جلد تیار کر کے مرکز کو بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ مرکز کو آپ کی کارگذاری رپورٹ کا شدت سے انتظار ہے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

عزیزم محمد اختر صاحب ملک آف باٹا پور۔ لاہور ابن مہر علی صاحب مرحوم آف بہاولپور کا نکاح ہمراہ عزیزہ حنیفہ احمدی بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مبلغ مشرقی افریقہ مورخہ ۴ ظہور بعد نماز عصر بعوض ۳ ہزار روپیہ حق مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں از راہ شفقت پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(افتخار بیگم اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مبلغ مشرقی افریقہ)

مربیان کرام متوجہ ہوں

ماہانہ رپورٹوں کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر مربیان کی توجہ وقف عارضی کے فارم پُر کرانے کی طرف کم ہے۔ یہ کام ان کا اہم فریضہ ہے۔ جس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ مربیان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنا کوٹا جلد از جلد پورا کریں۔ جو مربیان وقف عارضی کے فارم کم پُر کریں گے۔ اس وجہ سے ان کا کام معیاری نہیں سمجھا جائیگا نیز رپورٹوں میں یہ لکھدینا کافی نہیں کہ فلاں کام کی تحریک کی گئی یا یہ کام کیا جاتا رہا۔ بلکہ کام اور اس کا نتیجہ درج کرنا چاہیئے۔ ماہانہ رپورٹوں کے آخری عنوان کے تحت ہفتہ وار کام کا خلاصہ درج ہونا چاہیئے۔ جس سے یہ اندازہ ہو سکے کہ اپنے فرائض ادا کرنے پر کتنا وقت صرف کیا گیا۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے لئے تحریک کرتے رہیں۔ اور اس کے نتیجہ کا بھی رپورٹ میں ذکر کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ضلع گوجرانوالہ میں تربیتی جلسے

مورخہ ۷ ماہ ظہور کو بعد نماز عشاء قیام پور میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تربیتی اور اصلاحی امور پر تقریر کی۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مورخہ ۷ ماہ ظہور کو بعد نماز فجر خاکسار نے "ہستی باری تعالےٰ کا زندہ ثبوت" کے موضوع پر تقریر کی۔

مورخہ ۸ ماہ ظہور کو جامع مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں مجلس ارشاد کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم قریشی عبد الحمید صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب "اناجیل کی تاریخی حیثیت" اور "اعجاز قرآن" پر تقاریر کیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان جلسوں کے بہتر نتائج پیدا کرے۔

(سید احمد علی مربی سلسلہ)

الفرقان کے متعلق ضروری اعلان

ماہنامہ الفرقان کی تاریخ اشاعت ہر ماہ کی پندرہ تاریخ مقرر ہے۔ مگر بعض مجبوریوں کے باعث ماہ اگست کا رسالہ ایک ہفتہ لیٹ شائع ہو رہا ہے خریدار حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ پاکستان)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک چوکیدار اور ایک بیلدار کی ضرورت ہے۔ ہر دو کارکن محنتی اور تجربہ کار ہونے چاہئیں۔ تنخواہ -/۶۵ روپے ماہوار مستقل آسامیاں ہیں خواہشمند امیدوار اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے درخواست جلد بھجوائیں۔ چوکیدار اگر ریٹائرڈ فوجی ہوگا۔ تو اسے ترجیح دی جائے گی۔ اگر ربوہ میں موجود ہوں۔ تو فوراً ملیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱۶ جون ۷۰ء تا ۱۵ جولائی ۷۰ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱۔ ملک دوست محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولنگر	۱۱—۰۰
۲۔ شیخ عبدالماجد صاحب ایم اے سیکرٹری مال " جیکب آباد	۵۰—۰۰
۳۔ واجد حبیب صاحب کیمپ سروے آفیسر جام شورو	۱۰—۰۰
۴۔ چوہدری محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۹۸ ش سرگودھا	۲۵—۰۰
۵۔ ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ	۱۰—۰۰
۶۔ عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جہلم	۳۰—۰۰
۷۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۴۰—۰۰
۸ اے۔ وحید صاحب نیلہ گنبد لاہور	۱۰—۰۰
۹۔ بذریعہ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ پشاور	۳۳—۰۰
۱۰۔ منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ لاہور	۱۰—۰۰
۱۱۔ منصور احمد صاحب کراچی	۲۰—۰۰
۱۲۔ بیگم صاحبہ مرزا محمد حسین صاحب "	۱۰—۰۰
۱۳۔ امۃ القیوم صاحبہ "	۱۰—۰۰
۱۴۔ حبیبہ محمود صاحبہ "	۱۰—۰۰
۱۵۔ مجیدہ شاہنواز صاحبہ "	۵۰—۰۰
۱۶۔ خورشید عنایت اللہ صاحب "	۲۰—۰۰
۱۷۔ حضرت ستیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰—۰۰
۱۸۔ بیگم منہاس صاحبہ گلبرگ لاہور بذریعہ میر مشتاق احمد صاحب	۵۰—۰۰
۱۹۔ مرزا نذیر احمد صاحب ڈھولن آباد میرپور خاص	۲۰—۰۰
۲۰۔ عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی	۱۵—۰۰
۲۱۔ مجید احمد صاحب سیکرٹری مال " کینال پارک لاہور	۱۰—۰۰
۲۲۔ لبنیٰ تسکین صاحبہ گجرات	۲۰—۰۰
۲۳۔ قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ گلگت	۵۰—۰۰
۲۴۔ احباب جماعت احمدیہ منڈیکی ضلع سیالکوٹ	۱۱—۰۰
۲۵۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۱۰—۰۰
۲۶۔ چوہدری بشیر احمد صاحب وینس مردان	۲۰—۰۰
۲۷۔ میاں محمد حسین صاحب "	۱۵—۰۰
۲۸۔ شیخ مبارک احمد صاحب پراچہ سرگودھا	۱۰—۰۰
۲۹۔ میمونہ صوفیہ صاحبہ دختر لجنہ ربوہ از بیگم صاحبہ میجر محمد طیب صاحب	۵۰—۰۰
۳۰۔ چوہدری عابد علی صاحب بٹر پرانی انارکلی لاہور	۱۸—۵۵
۳۱۔ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ عبدالغنی صاحب کراچی	۱۰—۰۰
۳۲۔ میاں محمد عالم صاحب مبشر لندن بذریعہ مولوی ابوالعطاء صاحب	۴۰—۰۰
۳۳۔ شریف احمد صاحب کوونڈی ضلع خیرپور	۱۰—۰۰
۳۴۔ نسیم فردوس صاحبہ ساہیوال	۵۰—۰۰
۳۵۔ چوہدری بشیر احمد صاحب وینس محاسب جماعت احمدیہ مردان	۲۰—۰۰
۳۶ " فضل احمد صاحب چک ۹ پنیار سرگودھا	۱۰—۰۰
۳۷ عنایت اللہ صاحب بھٹی ملتان	۱۰—۰۰
۳۸۔ چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان	۱۰—۰۰
" منور احمد صاحب کاہلوں "	۸۱—۵۷
۔ کلثوم بیگم صاحبہ دختر صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب بلڑی شاہ کریم ضلع حیدرآباد	۱۰—۰۰

امتحان اطفال برائے وظیفہ انعامی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اطفال کے لئے ہر سال ایک انعامی مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں اول و دوم آنے والے اطفال کو انعامی وظائف دئے جاتے ہیں۔ ان وظائف کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اول آنے والے کو ایک سال کی پوری فیس اور دوم آنے والے کو نصف فیس کی رقم مجلس کی جانب سے پیش کی جاتی ہے۔ یہ مقابلہ اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہوتا ہے۔ اس مقابلہ کے لئے حسب ذیل نصاب مقرر ہے

۱۔ بچوں کے لئے تاریخ احمدیت مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب
۲۔ وفات مسیح کے ۵ دلائل از قرآن کریم
۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از قرآن کریم
۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۲ عربی ۳ انگریزی اور ۳ اردو الہامات
۵۔ انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلقہ اسلام و احمدیت

تمام احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس نصاب کی تیاری کروائیں اور انہیں اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تلقین کریں۔ اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت والدین کا اولین فرض ہے۔

(قائد تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

احباب یہ سنکر خوش ہوں گے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیرآباد کی طرف سے جماعت پنجم کے وظیفہ کے امتحان پر بھجوائے جانیوالے جملہ سات طلبہ وظیفہ کے حقدار قرار پائے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان طلبا کی مزید ترقیات کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد صدیق ایم اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیرآباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک ۲۴۶۳ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس کی ۱۹ عدد رسیدیں کاٹی ہوئی ہیں سیکرٹری صاحب مال حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے گم ہو گئی ہے لہذا بذریعہ اعلان احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک ۲۴۶۳ پر کسی کو کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو وہ فوراً بیت المال کو اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ مکرم ڈاکٹر فضل حق صاحب وینس لنگے ضلع گجرات تحریر فرماتے ہیں کہ دو ڈاکٹر ایکسرے کی رو سے ان کا بایاں گردہ کام نہیں کر رہا۔ جس کے باعث وہ بڑے پریشان ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا نوید انور بیگ قریباً عرصہ دو سال سے دماغی عارضہ کی وجہ سے علیل ہے ہر قسم کا علاج کیا ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے لڑکے کو کامل صحت عطا فرماوے۔ اور لمبی عمر صحت والی عطا کرے۔ (مرزا محمد سعید سمن آباد۔ لاہور)

۳۔ میں بعارضہ فالج عرصہ ۳½ سال سے بیمار ہوں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک عنایت اللہ جہلم)

۴۔ میری محترم نانا جان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام علیل ہیں اور میری بڑی بہن بیمار ہیں اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ہر دو کے لئے احباب سے دعا کی خاص درخواست ہے (محمد حسین احمد ربوہ)

جو لوگ اس وقت قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے انہیں بالآخر حسرت اور افسوس کے سوا کچھ نہیں ملے گا

موجودہ وقت سے فائدہ اٹھاؤ اور زیادہ سے زیادہ قربانیاں خدا کی راہ میں پیش کرو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ بشارت دی تھی کہ خلافتِ ثالثہ کا زمانہ بھی ایک رنگ میں مصلح موعود کا ہی زمانہ ہوگا۔ اس پس منظر میں احباب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل اہم ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔ حضور سورہ القدر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"افسوس کہ لوگوں کے سامنے قربانی کے مواقع آتے ہیں تو وہ ان سے مُنہ پھیر لیتے ہیں اور جب وقت گزر جاتا ہے تو حسرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش ہم نے فائدہ اٹھایا ہوتا۔ کاش ہم نے وقت کو ضائع نہ کیا ہوتا۔ اب بھی خدا تعالےٰ نے ان کے لئے ایک بڑا موقع پیدا کیا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ کا موعود ان میں موجود ہے۔ اگر وہ چاہیں تو صحابہ کی سی خدمات کر کے صحابہ کے سے انعامات حاصل کر سکتے ہیں مگر کتنے ہیں جو اس نعمت کی قدر کرتے ہیں۔ ہاں بہت لوگ اس وقت روئیں گے اور آہیں بھریں گے جب وہ زمانہ ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔

انبیاء دنیا میں ایک بیج بونے کے لئے آتے ہیں وہ بیج بظاہر ایسے حالات میں بویا جاتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں وہ ضائع چلا جائے گا مگر اللہ تعالےٰ اپنی قدیم اور ازلی سُنّت کے مطابق اس بیج کو بڑھاتا اور اپنے سلسلہ کو ممتد کرتا چلا جاتا ہے اس دوران میں الٰہی سنّت کے مطابق قربانی کے کچھ اَور مواقع پیدا ہو جاتے ہیں تب وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی محبت رکھتے ہیں اپنی حسرتوں کے پورا کرنے کے لئے آگے بڑھتے اور قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پھر بھی سوئے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ زمانہ بھی گزر جاتا ہے اور وہ کفِ افسوس ملنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہ کیا۔ آج لوگ حسرتیں کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ نہ ملا مگر اس حسرت کے باوجود موجودہ قربانیوں میں پوری طرح حصہ نہیں لے رہے اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ یہی کہ وہ اس زمانہ کو بھی کھو دیں گے اور حسرت کریں گے کہ کاش انہیں مصلح موعود کے زمانہ میں خدمت کا کوئی موقع مل جاتا۔ حالانکہ ان حسرت کرنے والوں میں بہت لوگ ایسے ہونگے جنہوں نے اس زمانہ کو پایا مگر ان کی آنکھیں بند رہیں۔ انہوں نے وقت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کی اور حسرت اور افسوس کے سوا ان کو اَور کچھ حاصل نہ ہوا۔"

(مرسلہ حبیب الرحمٰن ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

واقفِ زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۸ تبوک ۱۳۴۹ ہش مطابق ۸ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز منگل ۸ بجے صبح دفتر وکالتِ دیوان تحریک جدید میں لیا جائے گا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے بی۔اے اور ایم۔اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

ایسے نوجوان جنہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ سلسلہ کے خواہشمند ہیں فوری طور پر اپنے مکمل ایڈریس سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے
(مینیجر الفضل ربوہ)

مخلصین نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی توجہ کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی صف اوّل۔ دوم اور سوم کے مخلصین کو اپنی موعودہ رقوم کی "فوری ادائیگی" والا حصہ اگرچہ ۳۰ نبوت ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۷۰ء) تک ادا کرنے کی اجازت فرمائی ہے تاہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"احباب نقد رقوم کی ادائیگی کے لئے نومبر کا انتظار نہ کریں۔ کیونکہ نومبر تک کی مہلت زیادہ تر زمیندار احباب کے لئے ہے جو دوست اپنے وعدوں کی رقوم فوری طور پر ادا کر سکتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ان کی ادائیگی میں تاخیر روا نہ رکھیں۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

کتاب "بخارِ دل" منگوانے کا پتہ

الفضل مورخہ ۱۳ ماہ ظہور ۱۳۴۹ ہش صفحہ ۲ پر کتاب "بخارِ دل" پر تبصرہ میں کتاب ملنے کا پتہ درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ کتاب ملنے کا پتہ حسبِ ذیل ہے:-

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ۱۸ رام گلی ۳ لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چودھواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چودھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۱-۱۲ تبوک ۱۳۴۹ ہش (۱۱-۱۲-۱۳ ستمبر ۱۹۷۰ء) بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام مالیر نیشنل گرینڈ ہوٹل کراچی منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا بھی اجتماع ہوگا۔ کراچی کے تمام خدام و اطفال اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ حاصل کریں۔ صوبہ سندھ کے قائدین بھی اپنی مجلس کے خدام کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری اجتماع و مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

درخواستِ دعا

۲۲۔ وفا (جولائی) کو میرا نواسہ عزیزی سید ظہیر احمد (بعمر ۱½ سال) (ولد سید ظہور احمد صاحب) کی دائیں ٹانگ کی ران اور پنڈلی کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی۔ راولپنڈی ہسپتال میں پلستر لگایا گیا تھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس بچہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا سے ممنون فرماویں۔

خاکسار سید احمد علی
مربی جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴